مسلمان وکیل کی شرعی ذمہ داریاں و دیگر مختلف امور

مولانا محمد یحییٰ

سوال: کچھ لوگ پیشہ وکالت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے' اسے جھوٹ' دھوکہ دہی اور ظلم میں تعاون پر مبنی ہونے کی وجہ سے ناجائز خیال کرتے ہیں اور اسی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ اس پیشہ کو اختیار کرنا حرام ہے۔ کیا شرعاً ان کا یہ خیال درست ہے یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

پیشہ وکالت دوسرے جائز پیشوں کی طرح ایک پیشہ ہے جسے صحیح طور پر شرعی حدود کی پابندی کے ساتھ اپنایا جائے تو نہ صرف اس کی کمائی حلال ہوگی' بلکہ مظلوم کی مدد' اور صاحب حق کا حق وصول کرنے میں اس کے ساتھ تعاون کی نیت کی جائے تو ثواب بھی ملے گا۔ تاہم بدقسمتی سے ہمارے معاشرہ میں کچھ وکلا حضرات ایسے بھی ہیں جو پیسوں کی لالچ میں مظلوم کی بجائے ظالم کی مدد میں اپنی خداداد صلاحیتیں صرف کرتے ہیں' اور یہی لوگ اس پیشہ کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ بہر حال اگر درج ذیل باتوں کی رعایت کے ساتھ اس پیشہ کو اختیار کیا جائے تو اس کی کمائی بھی شرعاً حلال ہوگی' اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید بھی رکھی جاسکتی ہے:

۱۔ جان بوجھ کر ظلم کی وکالت نہ کی جائے۔ چاہے اس سے جتنے بھی مفادات کی توقع ہو۔ کیونکہ ظالم کے ساتھ تعاون حرام ہے اور اس پر اجرت لینا بھی ناجائز ہے۔

۲۔ قصداً و عمداً کسی صاحب حق کو اس کے حق سے محروم کرنے' ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم ثابت کرنے کا ذریعہ نہ بنے۔

۳۔ اپنے موکل کا حق ثابت کرنے کے لیے جھوٹ و فریب کا سہارا نہ لیا جائے۔

۴۔ مظلوم کا کیس لڑتے ہوئے اس سے استعداد و صلاحیت سے زیادہ فیس کا مطالبہ نہ کرے۔ کیونکہ کسی

مسلمان کی مجبوری سے غلط فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۵۔فیس کے عوض وکالت کرنا چونکہ عقد اجارہ ہے‘اس لئے عقد اجارہ کے جملہ شرائط کو مدنظر رکھا جائے جس میں یہ بھی ہے کہ عمل اور اجرت اس طرح واضح و متعین ہو کہ بعد میں تنازعہ پیدا ہونے کا خدشہ نہ رہے۔

۶۔اپنے موکل کے کیس کو کمزور کرنے کے لیے اس کے فریق سے خفیہ ساز باز‘اور اس سے رقم لینا حرام ہے۔یہ رشوت کے زمرہ میں داخل ہے۔

۷۔اگر کوئی قانون شریعت سے متصادم ہو تو اس کا سہارا لے کر اپنے موکل کی طرفداری کرنا بھی جائز نہیں۔

۸۔وکیل پر یہ بھی لازم ہے کہ مؤکل کے لیے جھوٹے گواہ تلاش کرنے میں آلہ کار نہ بنے۔کیونکہ جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے‘اس لیے اس میں ذریعہ بننا بھی گناہ ہے۔

۹۔اسی طرح مؤکل کو جھوٹی قسم پر امادہ کرنا بھی حرام ہے۔اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

۱۰۔وکیل کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے موکل کی پردہ دری نہ کرے۔کیونکہ ایک مسلمان کی پردہ پوشی دوسرے مسلمان کی شرعی واخلاقی ذمہ داری ہے۔

نکاح کا اختیار لیتے وقت گواہوں کی موجودگی

سوال:ہمارے ہاں عموماً رواج یہ ہے کہ لڑکی خود نکاح کے ایجاب وقبول کی مجلس میں شریک نہیں ہوتی۔ اس کی طرف سے کوئی قریبی رشتہ دار ایجاب وقبول کرتا ہے۔اور وہ جب لڑکی سے اجازت لیتا ہے تو اس وقت دو گواہوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ اس دوران گواہوں کی موجودگی کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ کیا مجلس نکاح کی طرح اس وقت بھی گواہ لازم ہیں یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

جس مجلس میں نکاح کا ایجاب وقبول ہو رہا ہو‘اس میں گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے‘لیکن جس مجلس میں کسی کو نکاح کا اختیار دیا جا رہا ہو اس میں گواہوں کا موجود ہونا ضروری نہیں البتہ بہتر ہے کہ احتیاط کے طور پر گواہوں کی موجودگی میں اختیار لیا جائے۔

لہٰذا صورت مسؤلہ میں جب لڑکی سے اجازت لینے کے لئے وکیل جائے تو اس کے ساتھ گواہ کا ہونا شرعاً بہتر ہے‘لیکن لازم نہیں۔ولایشترط الاشهاد علی التوکیل۔(البحر الرائق)

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

عاق شدہ بیٹے کا میراث میں حصہ

سوال:اگرایک شخص اپنی اولاد میں سے کسی بیٹے کواس کی نافرمانی یافسق وفجورکی بناپرعاق کردے،توکیاوہ میراث سے محروم ہوگا یانہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

والدین کی نافرمانی اورانہیں اذیت پہنچاناایساجرم ہے جسے نبی کریم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کی فہرست میں شمارکیاہے۔البتہ اس کی وجہ سے کوئی شخص میراث سے محروم نہیں ہوتا۔چنانچہ اگرباپ اولاد میں سے کسی بیٹے یابیٹی کوعاق قراردے کراسے میراث سے محروم کرنے کی وصیت کرے،تویہ وصیت شرعاً قابل قبول نہیں۔لہٰذاعاق شدہ بیٹے کوبھی میراث میں حصہ ملے گا۔

مخصوص نگینے کی انگوٹھی پہننا

سوال:لوگوں کاخیال ہے کہ پتھرکے نگینوں میں اچھے یابرے اثرات ہوتے ہیں۔جس شخص کوجوپتھرمناسب ہواگروہ اس کوانگوٹھی میں لگائے تواچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔مثلاً جنوری میں پیداہونے والوں کاپتھریاقوت (garnet) ہے،جوامن فلاح اوراچھی صحت کی علامت ہے اوردولت اورخوشی لاتاہے۔فروری میں پیداہونے والوں کاپتھرنیلم (amethyst) ہے جوقوت وشجاعت کی علامت ہے۔۔۔اسی طرح ہرمہینہ والوں کے لیے الگ الگ پتھرہیں۔کیاشرعاًیہ عقیدہ رکھنااوراسی عقیدہ سے پتھرپہنناجائزہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

کسی مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سواکسی اورچیزکوخیروشرمیں مؤثرحقیقی سمجھنے کاعقیدہ رکھناحرام ہے۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:{قل لن یصیبناالاماکتب اللہ لنا ھومولانا}(التوبۃ:۵۱)(آپ فرمادیجیے :ہم پرکوئی حادثہ نہیں پڑسکتا،مگروہی جواللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقدرفرمایاہے۔وہ ہمارامالک ہے)۔

چنانچہ پتھروں کوخیروشرمیں موثرسمجھنااوراسی نیت سے انہیں پہنناشرعاً حرام ہے۔اس سے احترازلازم ہے۔البتہ اس غلط عقیدہ کے بغیرپتھرکے نگینہ کواستعمال کرناجائزہے۔